حیات انبیاء علیہم السلام
و
معراج جسمانی

المسجد الاقصیٰ

المسجد الحرام

تصنیف

حضرت مولانا مفتی جمال مُصطفی قادری صاحب قبلہ

RAZA ISLAMIC MISSION MADANPURA VARANASI

رَضا اسلامک مشن

ڈی ۳۱/۱۴۷ مدن پورہ، بنارس۔

حیات انبیاء علیہم السّلام وسرکار دو عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی
معراج جسمانی پر ایک تحقیقی رسالہ

نبیرۂ حضور صدر الشریعہ شہزادۂ محدث کبیر وخلیفۂ حضور تاج الشریعہ
حضرت مولانا مفتی جمال مصطفیٰ قادری صاحب قبلہ
صدر المدرسین طیبۃ العلماء جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی، مئو

﴿ناشر﴾
ارکان رضا اسلامک مشن مدنپورہ، بنارس (یوپی)

تقریظ جلیل

شہزادۂ حضور صدر الشریعہ، نائب قاضی اسلام، ممتاز الفقہاء، پیر طریقت، سلطان الاساتذہ محدث کبیر حضرت علامہ مفتی الشاہ ضیاء المصطفیٰ صاحب قبلہ قادری مدظلہ العالی

بانی طیبۃ العلماء جامعہ امجدیہ رضویہ وکلیۃ البنات الامجدیہ گھوسی۔ مئو

بسمہ تعالی والصلوٰۃ علی رسولہ الاعلی

امابعد!

حضور رسول اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے اہم ترین معجزات میں سے ایک واقعہ اسرا ہے۔اس واقعہ سے متعلق زیر نظر رسالہ میں دو مسائل پر کسی قدر بحث کی گئی ہے۔(۱) صحیح یہی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج جسمانی تھی نہ کہ صرف روحانی۔ کتب عقائد اسی پر متفق ہیں اور اس سلسلہ میں جو بھی اعتراضات ہیں ان کی حیثیت تار عنکبوت سے زیادہ نہیں ہے۔ جو شخص اللہ تعالی کی قدرت کاملہ پر ایمان رکھتا ہے وہ اس بات سے انکار نہیں کرسکتا کہ اللہ تعالی اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو جسمانی معراج کرانے پر بھی قادر ہے اسی طرح جو شخص یہ جانتا ہے کہ معجزات وہ ہوتے ہیں جن کا صدور عام انسانوں کی قدرت کے لیے عادۃً محال ہوتا ہے اس شخص کے لیے بھی معراج جسمانی کا اعتراف مشکل نہیں ہے پھر یہ بھی ظاہر ہے کہ مشرکین مکہ نے اس بات کا انکار نہیں کیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خواب یا مکاشفات میں حرکت جسمانی کے بغیر بیت المقدس وغیرہ کا مشاہدہ کیا ہے بلکہ ان کا انکار واعتراض معراج جسمانی ہی سے متعلق تھا پھر اس کی تصدیق ہی کے لیے

اللہ تعالی نے دوسرے روز رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور بیت المقدس کے درمیان حجابات ہٹا کر مشرکین کے ہر سوال کا جواب آسان کر دیا چنانچہ حدیث شریف میں ہے "**عن جابر بن عبداللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لما کذبتنی قریش قمت فی الحجر فجلی اللہ لی بیت المقدس فطفقت اخبر عن آیاتہ وانا انظر الیہ**" جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریش نے جب (معراج کے معاملہ میں) میری تکذیب کی تو میں حطیم میں بیت المقدس کو سامنے دیکھ دیکھ کر اس کی سب نشانیاں بتا تا گیا۔ یعنی مشرکین نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کے لیے چند بے تکے سوالات کیے تاکہ آپ جواب نہ دے سکیں تو یہ کہہ دیا جائے کہ اگر آپ نے آج رات بیت المقدس کی آمد و رفت کا سفر کیا ہوگا تو وہاں کی مسجد کی سیڑھیوں، کھڑکیوں اور ستونوں وغیرہ کی تعداد و صفات ضرور بتا سکیں گے حالاں کہ لوگ مسجدوں اور دیگر زیارت گاہوں میں جاتے ہیں مگر ان چیزوں پر عادۃ دھیان نہیں دیتے پھر بھی قریش مکہ نے ایسی ہی باتوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق وتکذیب کا معیار قرار دے دیا اس لیے رب قدیر نے اپنے رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر جسمانی کی تصدیق کے لیے پورا بیت المقدس آپ کے روبرو کر دیا۔

اس طرح کے اور دلائل وقرائن بھی معراج جسمانی کے اثبات میں وارد ہیں اسی لیے پوری امت مسلمہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج جسمانی پر متفق ہے۔

(۲) حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوات والتسلیم کی حیات حقیقی ہے۔ یہ مسئلہ جہاں احادیث صحیحہ اور اجماع امت سے ثابت ہے وہیں اس پر یہ قرینہ بھی موجود ہے کہ اگر ان کی وفات کے بعد دوبارہ ان کو حیات حقیقی جسمانی کی خصوصیت نہ دی جاتی تو یقیناً ان کا ترکہ

بھی تقسیم ہوتا اور ان کی ازواج پر عدت بھی واجب ہوتی پھر انھیں دوسرے نکاح کی اجازت بھی ہوتی نیز کلمہ طیبہ میں "محمد رسول اللہ" کی قرائت اس طرح ہوتی "کان محمد رسول اللہ" یعنی آپ اللہ کے رسول ہیں کی جگہ رسول تھے پڑھا جاتا۔ کیوں کہ مُردوں کے صفات صیغۂ ماضی سے بیان ہوتے ہیں۔ جیسے فلاں بزرگ بہت بڑے عالم تھے۔ جب کہ زندوں کے صفات صیغۂ حال سے ذکر کیے جاتے ہیں۔ مثلاً اللہ ایک ہے، محمد اس کے رسول ہیں وغیرہ۔

عزیز گرامی قدر مولانا جمال مصطفیٰ صاحب نے ان دونوں مسئلوں کو زیر نظر رسالہ میں شرعی دلائل سے واضح اور مدلل کیا ہے۔ اللہ تعالی ان کے قلم میں مزید پختگی پیدا فرمائے۔

رضا اسلامک مشن بنارس کے اراکین قابل ستائش ہیں کہ وہ مختلف النوع مسائل پر رسائل شائع کرتے ہیں اور انھیں فی سبیل اللہ تقسیم بھی کرتے ہیں۔ رب قدیر وعزیز انھیں تائیدات غیبیہ سے نوازے اور ہمیشہ انھیں توفیق رفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین۔

ضیاء المصطفیٰ قادری عفی عنہ

۲؍رجب المرجب ۱۴۳۰ھ مطابق ۲۶؍جون ۲۰۰۹ء

تعارف

”رضا اسلامک مشن“ (بنارس) تنظیمی سطح پر بڑا مشہور و معروف نام ہے۔ اس نے کم دنوں میں جو مقبولیت حاصل کی ہے وہ اس کے ارکان اور معاونین کی سرگرم توجہات کا نتیجہ ہے۔ جس کے سبب ”رضا اسلامک مشن“ نہ صرف اہالیانِ بنارس بلکہ پورے ہندوستان میں محتاج تعارف نہیں رہا۔ اس مشن کے روح رواں حضرت ایاز محمود قادری صاحب دنیاوی ماحول میں دینی کاموں کو گہرے اور دیرپا اثرات کے ساتھ عملی پیکر میں ڈھالنے کا ہنر خوب رکھتے ہیں۔ ادبی ذوق کے ساتھ صالح فکر اور دور بین نگاہ کے مالک ہیں۔ اس لیے آپ کی پوری ٹیم میں مشن کو آگے بڑھانے کا جذبۂ دروں پایا جاتا ہے۔

رضا اسلامک مشن نے آج سے کوئی ۱۳ رسال قبل ایک تنظیمی صورت اختیار کی۔ اس کا مقصد آسان انداز اور سلیس زبان میں مذہبی لٹریچر شائع کر کے عوام تک پہنچانا، مذہبی جذبات بیدار رکھنے کے لیے وقتاً فوقتاً دینی پروگرام منعقد کرنا، اور عوام الناس کے سماجی مسائل کے دینی حل کے لیے متحدہ کوشش کرنا وغیرہ رہا ہے۔ اور بحمدہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ نے اس مقصد میں کامیابی عطا فرمائی ہے، کہ اب تک اس مشن کے ذریعہ متعدد مذہبی لٹریچر شائع کر کے قوم تک پہنچائے جا چکے ہیں۔

مشن کی تیرہ سالہ زندگی میں مختلف عناوین کے تحت شائع ہونے والے متعدد مذہبی لٹریچرز نے جہاں عوام اہل سنت کی صحیح سمت میں رہنمائی کا سامان کیا وہیں مشن کے ذریعہ سال بہ سال مسلسل منظر عام پر آنے والے اسلامی کیلنڈر نے شیدائیان اعلیٰ حضرت کے گھروں اور دفتروں کی دیواروں پر اپنی جگہ ہر سال کے لیے محفوظ کر لی ہے۔ اس طرح کے تحریری اشاعتی کاموں کے علاوہ مشن کے زیر اہتمام ہر سال یکم و دو ربیع الاول کو انجمن ترقی اہل سنت کے وسیع میدان میں جشن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے انعقاد پذیر ہونے والا دو روزہ اجلاس بھی نثر و نظم میں مدحت رسول انام یعنی تقاریر علمائے کرام وطرحی نعتیہ کلام شعرائے اسلام کے ذریعہ جملہ گدایان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو روحانی غذا فراہم کرتا ہے۔ علاوہ ازیں گزشتہ چند سالوں سے مدن پورہ روڈ پر رجب کی ۲۷ رویں شب میں ”معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم“ کا انعقاد بھی عامۃ المسلمین کے لیے فرحت رسانی کا باعث ہوتا رہا ہے۔ جس میں خصوصیت کے ساتھ حضرت تاج

الشریعہ حضور مفتی اختر رضا خاں ازہری مدظلہ العالی اور محدث کبیر سلطان الاساتذہ حضرت علامہ ضیاء المصطفےٰ قادری مدظلہ العالی کی شرکت اس پروگرام کو بہت موثر بنا دیتی ہے۔

اس سال رضا اسلامک مشن نے حیاتِ انبیائے کرام کے تعلق سے شہزادۂ محدث کبیر حضرت مفتی جمال مصطفےٰ صاحب قبلہ قادری کی اس تحریر کو شائع کرنے کا فیصلہ کیا، کیونکہ حیات انبیا کے بارے میں سلیس زبان وبیان میں تحریر کی ضرورت تھی، تاکہ عوام الناس کو یہ سمجھ دی جائے کہ وصال کے بعد بھی انبیائے کرام کی حیات کو کیسے اور کیوں تسلیم کیا جائے؟۔ موصوف نے اس رسالہ میں اس کے متعلق وافر معلومات فراہم کر دی ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ یہ تحریر اس مقصد میں مفید ثابت ہوگی۔

حضرت مفتی جمال مصطفےٰ صاحب قبلہ ایک اچھے عالم دین اور مفتی ہیں، شرعی مسائل کو عوام الناس کے دل میں اتارنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ آپ کی تعلیم مرکزی دینی درسگاہ الجامعۃ الاشرفیہ میں ہوئی، جہاں سے ۱۹۸۶ء میں فراغت ہوئی۔ فراغت کے بعد جزوی طور پر مشق افتا اور تدریس کے بعد آپ کراچی تشریف لے گئے، وہاں کچھ دنوں آپ نے خدمت انجام دی، پھر کوئی ۱۵ رسال تک الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور میں فتویٰ نویسی اور تدریس کی خدمات انجام دیتے رہے۔ گزشتہ تین سال سے طیبۃ العلما جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی میں بحیثیت صدر المدرسین تدریسی اور تعلیمی امور کی انجام دہی پر مامور ہیں۔ آپ کے سیکڑوں فتاویٰ ہیں۔ خدمتِ خلق کا جذبہ آپ کو وراثت میں ملا ہے، چنانچہ لوگ اپنے مختلف مسائل لے کر دور دراز سے سفر کر کے آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں، اور آپ پوری توجہ کے ساتھ ان کے مسائل حل فرماتے ہیں۔ آپ کی خدمتِ خلق اس آیت پر عمل کی آئینہ دار ہے: ”ما اسئلکم علیہ من اجر ان اجری الا علی اللہ“ (میں خدمت پر اجرت نہیں مانگتا میرا اجر تو اللہ کے ذمۂ کرم پر ہے) اللہ تعالیٰ موصوف کو دارین میں اس کا اجر جزیل عطا فرمائے۔ آمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ واولیاء امتہ اجمعین۔

فیضان المصطفےٰ قادری
خادم طیبۃ العلماء جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی
یکم جولائی ۲۰۰۹ء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان کرام

اس مسئلہ میں کہ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے شب معراج میں جب مسجد اقصیٰ میں امامت فرمائی تو تمام انبیاء جسم وروح کے ساتھ اقتدا میں تھے؟ اور انبیائے کرام کے ساتھ جابجا تکلم جسم وروح کے ساتھ ہوئی؟ مذہب مختار کیا ہے؟ احادیث کی روشنی میں جواب دیجئے۔ نیز حیات انبیاء کا ثبوت بھی پیش کیجئے۔

فردوس علی

روضہ سفیق پٹی سگڑی، اعظم گڑھ (یوپی)

الجواب:

نصوص احادیث مقدسہ کا ظاہر اسی کا شاہد ہے کہ انبیائے کرام ورسل عظام علیہم الصلوۃ والسلام سے سید الانبیاء امام الرسل حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا جو کچھ بھی تکلم ہوا ،اور آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے مسجد اقصیٰ میں ان کی امامت فرمائی یہ سب اس حال میں ہوا کہ جملہ انبیائے کرام علیہم السلام حیات حقیقی دنیوی سے موصوف تھے اور ہیں۔ صرف انکی ارواح طیبہ ہی حاضر نہ تھیں بلکہ وہ حضرات جسموں اور روحوں کے ساتھ تشریف فرما تھے۔ اور امت مسلمہ کے اجماعی عقیدے سے بھی اس کا ثبوت فراہم ہوتا ہے۔

اب ہم اپنی گفتگو کو دو ابواب میں تقسیم کرتے ہیں۔ پہلے باب میں احادیث مقدسہ کے مطابق امت مسلمہ کے اجماعی عقیدے کے ناقابل شکست براہین ودلائل پیش کریں گے کہ حضرات انبیائے کرام علیہم السلام حیات حقیقی دنیوی کے ساتھ آج بھی زندہ ہیں۔ اور دوسرے باب میں ہم احادیث معراج کے ذکر سے ایمان کو تازگی دیں گے تاکہ اہل فہم پر یہ

حقیقت بخوبی منکشف ہوجائے کہ احادیث نبویہ کا ظاہر بھی اسی کا شاہد ہے۔ **فاقول باللہ التوفیق۔**

باب اول:

انبیائے کرام کی حیات حقیقی کے باب میں امت مسلمہ کا اجماعی عقیدہ احادیث کی روشنی میں

شیخ الشیوخ الہند، برکت المصطفیٰ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فی ہذہ الدیار سند العلماء علی الاطلاق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ بالاجماع نقل وتحقیق میں ثقہ، متدین، ومستند ہیں آپ نے اپنی تصانیف جلیلہ میں کثیر مقامات پر اس اجماع کی صراحت فرمائی ہے۔ ہم سب سے پہلے انھیں کی تصریحات سے اپنے جواب کو مزین کرتے ہیں۔

(۱) **"سلوک اقرب السبل بالتوجہ الی سید الرسل مع اخبار الاخیار"**

(مطبوعہ رحیمیہ دیوبند ص ۱۶۱) میں رقم طراز ہیں۔

باچندیں اختلاف وکثرت مذاہب کہ در علمائے امت ست یک کس را دریں مسئلہ خلافے نیست کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحقیقت حیات بے شائبہ مجاز وتوہم تاویل دائم وباقی بر اعمال امت حاضر وناظر ومر طالبان حقیقت را ومتوجہان آنحضرت را مفیض ومربی

یعنی علمائے امت میں اتنے اختلاف وکثرت مذاہب کے باوجود کسی شخص کو اس مسئلہ میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم حیات دنیوی کی حقیقت کے ساتھ قائم اور باقی ہیں، اس حیات نبوی میں مجاز کی آمیزش اور تاویل کا وہم نہیں ہے اور امت کے اعمال پر حاضر وناظر ہیں، نیز طالبان حقیقت کے لیے اور ان لوگوں کے لیے کہ آنحضرت کی جانب توجہ رکھتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ان کو فیض

بخشنے والے اوران کے مربی ہیں۔

(۲) حضرت شیخ اپنی دوسری تصنیف شرح مشکوٰۃ ''اشعۃ اللمعات'' (ج ا ص ۵۷۴) میں فرماتے ہیں۔

حیات انبیاء متفق علیہ است ہیچ کس را خلافے نیست حیات جسمانی دنیاوی حقیقی نہ حیات معنوی چنانکہ شہداء راست

یعنی انبیائے کرام علیہم السلام زندہ ہیں اور ان کی زندگی سب مانتے آئے ہیں کسی کو اس میں اختلاف نہیں ہے، ان کی زندگی جسمانی حقیقی دنیاوی ہے، شہیدوں کی طرح صرف معنوی اور روحانی نہیں ہے۔

(۳) باید دانست کہ خلاف (در جواز استمداد وعدم جواز) در غیر انبیاء است صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کہ ایشاں احیاء اند بحیات حقیقی دنیاوی بالاتفاق (اشعۃ اللمعات، ج ۳ ص ۴۲۳)

جاننا چاہیے کی اختلاف (مدد طلب کرنے اور نہ کرنے میں) انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کے غیر میں ہے کہ یہ (انبیائے کرام) بالاتفاق بحیات حقیقی دنیاوی زندہ ہیں۔

(۴) اور حضرت شیخ قدس سرہ ''مدارج النبوۃ جلد دوم صفحہ ۴۴۷ وصفحہ ۴۴۹'' پر تحریر فرماتے ہیں۔

بداں کہ در حیات انبیاء وثبوت ایں صفت وترتب احکام وآثار براں ہیچ کس را از علماء اختلافے نیست

حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام دنیاوی حقیقی زندگی کے ساتھ زندہ اور باقی اور عمل در آمد (صاحب اختیار ومدد) فرمانے والے ہیں اس میں کسی کو شک وشبہ نہیں۔

حیات انبیائے کرام علیہم السلام کے تعلق سے خود سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا

ارشاد مقدس کتب احادیث میں موجود ہے مثلاً۔

(۱) حدیث:

عن عبداللہ ابن عباس من حج فزار قبری بعد موتی کان کمن زارنی فی حیاتی۔ (الوفا مترجم للامام عبدالرحمٰن بن جوزی ص ۸۲۹)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے حج کیا اور میرے وصال کے بعد میری قبر کی زیارت کی تو وہ اس طرح ہے جیسے اس نے میری زندگی اور حیات ظاہری میں زیارت کی۔

(۲) حدیث:

عن ابن عمر مرفوعا من حج فزار قبری بعد موتی کان کمن زارنی فی حیاتی رواہما البیہقی فی شعب الایمان (مشکوٰۃ ص ۲۴۱)

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت ہے کہ جس نے حج کیا پھر میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی تو وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے میری حیات ظاہری میں زیارت کی

امام محمد ابن حاج مکی مدخل میں اور امام احمد قسطلانی مواہب لدنیہ جلد دوم صفحہ ۳۸۷ فصل ثانی زیارت قبر شریف میں اور دیگر ائمۂ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین فرماتے ہیں۔

لا فرق بین موتہ وحیاتہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مشاھدتہ لامتہ ومعرفتہ باحوالھم ونیاتھم وعزائمھم وخواطرھم وذالک عندہ جلی

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات اور وفات میں اس بات کا کچھ فرق نہیں کہ وہ اپنی امت کو دیکھ رہے ہیں اور ان کی حالتوں اور ان کی نیتوں ان کے ارادوں ان کے دلوں کے خیالوں کو پہچانتے ہیں اور یہ سب حضور پر ایسا

لاخفاء به . — روشن ہے، جس میں اصلاً پوشیدگی نہیں

لہٰذا حضرات انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام ویسے ہی بقید حیات حقیقی وجسمانی بے شائبۂ مجاز زندہ ہیں جیسے ظاہری حیات میں۔ صرف ایک لمحہ کے لیے وعدۂ الٰہی کے مطابق ان پر موت واقع ہوئی۔

(۳) حدیث:

ان الله حرم على الارض ان تأكل اجساد الانبياء فنبى الله حى يرزق . (رواه ابن ماجة، مشكوٰة ص ١٢١)

بے شک اللہ عز وجل نے زمین پر حرام فرمادیا کہ وہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اجسام مبارک کو کھائے تو اللہ کے نبی زندہ ہیں رزق دیے جاتے ہیں۔ (ابن ماجہ نے روایت کیا ہے)

اس حدیث پاک کے تحت حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ فرماتے ہیں۔

که پیغمبر خدا زنده است به حقیقت حیات دنیاوی (اشعة اللمعات ج ١ ص ٥٧٦)

یعنی خدائے تعالیٰ کے نبی دنیوی زندگی کی حقیقت کے ساتھ زندہ ہیں۔

اور حضرت ملا علی قاری علیہ رحمۃ الباری اس حدیث شریف کے تحت فرماتے ہیں۔

لافرق لهم فى الحالين ولذا قيل اولياء الله لا يموتون ولكن ينتقلون من دار الى دار . (مرقات ج ٢ ص ٢١٢)

یعنی انبیائے کرام کی دنیوی اور بعد وصال کی زندگی میں کوئی فرق نہیں، اسی لیے کہا جاتا ہے کہ اولیائے کرام مرتے نہیں بلکہ ایک دار (گھر) سے دوسرے دار (گھر) کی طرف منتقل ہو جاتے ہیں۔

(۴) حدیث:

اور حدیث پاک "ان الله حرم على الارض اجساد الانبياء" (رواہ ابوداؤد والنسائی) کے تحت حضرت ملا علی قاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

ان الانبياء فى قبورهم احياء

یعنی انبیائے کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔

(مرقاة ج ٢ ص ٢٠٩)

اور مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد ا صفحہ ۲۸۴ میں حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

انه صلى الله عليه وسلم حى يرزق ويستمد منه المدد المطلق

یعنی بے شک حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم باحیات ہیں انھیں روزی پیش کی جاتی ہے اور ان سے ہر قسم کی مدد طلب کی جاتی ہے۔

اور دوسری صحیح حدیث میں ہے۔

(۵) حدیث:

الانبياء احياء فى قبورهم يصلون (الحديث)

یعنی انبیائے کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔

اور حضرت شیخ حسن بن عمار شرنبلالی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور کتاب نور الایضاح کی شرح "مراقی الفلاح" میں فرماتے ہیں۔

ومما هو مقرر عند المحققين انه صلى الله تعالى عليه وسلم حى يرزق ممتع (اى منتفع) بجميع الملاذ والعبادات

یعنی یہ بات ارباب تحقیق علماء کے نزدیک ثابت ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وسلم (حقیقی دنیوی زندگی کے ساتھ) زندہ ہیں،

غیر انه حجب عن ابصار القاصرین عن شریف المقامات (مع طحطاوی مصری ص ۴۴۷) (نور الایضاح ص ۹۱)

ان پر روزی پیش کی جاتی ہے، تمام لذت والی چیزوں کا مزہ اور عبادتوں کا سرور پاتے ہیں، لیکن جو لوگ کہ بلند درجوں تک پہنچنے سے قاصر ہیں ان کی نگاہوں سے اوجھل ہیں

اور نسیم الریاض شرح شفا قاضی عیاض میں ہے۔

الانبیاء علیهم اسلام احیاء فی قبورهم حیاةً حقیقة (ج ۱ ص ۱۹۶)

یعنی انبیائے کرام علیہم السلام حقیقی زندگی کے ساتھ اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔

اور مسلم شریف کی حدیث میں ہے۔

(۶) حدیث:

مررت علی موسی لیلة اسری بی عندالکثیب الاحمر وهو قائم یصلی فی قبره. (مسلم شریف ج ۲ ص ۲۶۸)

میرا گزر موسی علیہ السلام کے پاس کثیب احمر کے نزدیک ہوا وہ اپنی قبر میں کھڑے ہوکر نماز پڑھ رہے تھے۔

مذکورہ احادیث مقدسہ سے ثابت کہ انبیائے کرام علیہم السلام کی حیات طیبہ بعد وصال بھی دنیاوی حقیقی زندگی کے ساتھ بے شائبۂ مجاز حاصل ہے۔ نیز روحانی وجسمانی زندگی کے ساتھ معراج مقدس کو جانا مذکورہ آنے والی احادیث معراج سے حیات انبیائے کرام کا ہونا مستفاد وبین ثبوت ہے۔ لہٰذا اب اگر کوئی معراج شریف میں سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا تشریف لے جانا صرف روح کے ساتھ مانے تو اس کا یہ عقیدہ گمراہی وبد مذہبی پر مبنی ہے اور آیت مقدسہ " سبحان الذی اسری بعبده "واحادیث سے متعددہ وکثیرہ ومتواترہ کا انکار ہے۔ حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اپنی مستند ومشہور تصنیف شرح فقہ اکبر میں فرماتے ہیں۔

وخبر المعراج ای بجسد المصطفی صلی الله علیه وسلم یقظةً الی السماء ثم الی ماشاء الله تعالی فی المقامات العلی حق ای حدیثه ثابت بطرق متعددة فمن رده ای ذالک الخبر ولم یؤمن بمقتضی ذالک الاثر فهو ضال مبتدع ....

اور معراج کی خبر یعنی حضور مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک کے ساتھ بیداری کی حالت میں آسمان کی طرف پھر جہاں تک اللہ تعالی نے چاہا ان بلند مقامات تک پہنچنے کی خبر حق ہے، یعنی اس کی حدیث متعدد سندوں سے ثابت ہے تو جو اس کو رد کرے یعنی اس خبر کو رد کرے اور اس حدیث کے مقتضی پر ایمان نہ لائے وہ ضال اور مبتدع ہے۔

وقد اغرب شارح العقائد فی تاویل قول عائشة رضی الله عنها ما فقد جسد محمد صلی الله علیه وسلم لیلة المعراج حیث قال معناه ما فقد جسده عن الروح بل کان معه روحه انتهی (ص ۱۳۵)

اور شارح عقائد نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے قول "ما فقد جسد محمد صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ المعراج" کا نادر معنی بیان کیا ہے کہ اس کا معنی یہ ہے کہ حضور کا جسم مبارک روح سے الگ نہ ہوا بلکہ ان کا جسم ان کی روح کے ساتھ رہا۔

مسلم شریف جلد اول صفحہ ۹۶ میں حدیث پاک کے الفاظ یہ ہیں۔

(۷) حدیث:

فحانت الصلوٰة فاممتهم

پھر نماز کا وقت ہوگیا تو میں نے ان کی امامت فرمائی۔

اس سے اور دیگر احادیث معراج سے ثابت کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے سارے

انبیائے کرام علیہم السلام کی امامت فرمائی اور باہم ایک دوسرے انبیاء علیہم السلام سے جابجا سلام وکلام فرمایا جو روح وجسد دونوں کے ساتھ ہے۔ سب سے پہلے قرآن مقدس کی وہ آیت کریمہ مع ترجمہ ملاحظہ کیجیے۔ ارشاد رب ہے۔

سبحان الذی اسری بعبده لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

پاکی ہے اسے جو اپنے بندے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کو راتوں رات لے گیا مسجد حرام سے مسجد اقصی تک

جس کی تفصیل باب دوم میں ملاحظہ کیجیے گا۔

اب ہم مخالفین کے اہم پیشوا اور ان کے باطل مذہب کے بانی مبانی مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کی تصنیف جو علمائے دیوبند کا اجماعی رسالہ ہے، سے ایک حوالہ پیش کرتے ہیں اس میں بھی حیات انبیاء علیہم السلام کے اجماعی ہونے کا واضح بیان ہے، ملاحظہ ہو۔ المہند للمفند مولوی خلیل احمد انبیٹھوی صفحہ ١٣۔

عندنا و عند مشائخنا حضرة الرسالة حی فی قبره الشریف وحیاته دنیویة من غیر تکلیف وهی مختصة به وبجمیع الانبیاء صلوٰة الله علیهم والشهداء لا برزخیة کما هی حاصلة لسائر المؤمنین بل لجمیع الناس کما نص علیه العلامة السیوطی فی رسالة ابناء الاذکیاء بحیوة الانبیاء.

ہمارے اور ہمارے مشائخ کے نزدیک حضرت رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور آپ کی حیات جسمانی دنیوی ہے مگر اس میں دنیا کی مانند تکلیفِ احکام نہیں ہے اور یہ حیات آپ کے ساتھ مخصوص ہے اور جملہ انبیاء وشہداء کے ساتھ۔ اور یہ حیات محض برزخی نہیں ہے جیسے کہ عام مؤمنین بلکہ سب کفار ومشرکین کو بھی حاصل ہے جیسا کہ امام سیوطی نے اپنے رسالہ ابناء الاذکیاء میں تحریر کیا ہے۔

دیکھا آپ نے المہند کی مذکورہ عبارت میں نہ صرف خاتم الانبیاء علیہم السلام بلکہ تمام انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور شہداء اسلام کی دنیا جیسی زندگی کا صاف صاف اقرار ہے، سچ ہے، حق وہی ہے جو سر پر چڑھ کر بولے۔ ع

الفضل ماشهدت به الاعداء

الغرض حیات انبیاء علیہم السلام بعد از وصال اجماعی امر ہے اور اس اجماع کو رد کرنا محض تلبیس ابلیس لعین ہے اور حقیقی جسمانی حیات انبیاء کے انکار کرنے والوں کے پیشوا بھی اس کے معترف ہیں حیرت یہ ہے کہ ان کے امام وپیشوا تو انبیاء کرام کی حقیقی وجسمانی حیات کے قائل ہیں اور یہ لوگ (یعنی انکے ماننے والے) منکر ہیں۔

﴿دوسرا باب﴾

معراج مقدس اور احادیث نبویہ

اس بات پر ائمہ اربعہ (امام اعظم، امام شافعی، امام احمد بن حنبل، امام مالک رضوان اللہ علیہم اجمعین) کا اجماع ہے کہ نصوص کتاب (قرآن مقدس) وسنت (احادیث معظمہ) کو ان کے ظاہر پر محمول کرنا واجب ہے جب تک کہ کوئی واضح قرینۂ عارضہ نہ ہو، اس لیے ہم باب المعراج کی احادیث کو اصل الفاظ میں پیش کرتے ہیں تا کہ روز روشن کی طرح یہ انکشاف ہوجائے کہ احادیث کا ظاہر کیا ہے۔ اور یہ امت مسلمہ کے اجماعی عقیدے کے موافق ہے یا خلاف؟

اب آپ ان الفاظ احادیث شریفہ سے اپنی ایمانی نگاہوں کو جلا بخشیں۔ اور مخالفین پر پڑھ پڑھ کر دم کریں تا کہ مجال دم زدن نہ ہو۔

(۱) عن قتادة عن انس بن مالک عن مالک بن صعصعة ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدثهم عن لیلة اسری به بینما انا فی الحطیم وربما قال فی الحجر مضطجعا اذ اتانی آت فشق ما بین هذه الی هذه یعنی من ثغرة نحره الی شعرته فاستخرج قلبی ثم اتیت بطست من ذهب مملو ایمانا فغسل قلبی ثم حشی ثم

روایت ہے حضرت قتادہ سے وہ حضرت انس ابن مالک سے وہ مالک ابن صعصعہ سے راوی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں اس رات کے متعلق خبر دی (جس میں حضور کو معراج کرائی گئی) کہ جب میں حطیم میں، اور بسا اوقات فرمایا کہ میں حجر میں تھا، میرے پاس ایک آنے والا آیا اس نے یہاں سے یہاں تک چیرا (یعنی آپ کے گلے کی گھنڈی سے آپ کے بالوں تک) پھر میرا دل نکالا پھر میرے پاس سونے کا ایک طشت لایا گیا جو ایمان سے بھرا تھا پھر میرا دل دھویا گیا پھر اسے بھر دیا گیا پھر لوٹا دیا

اعید وفی روایة ثم غسل البطن بماء زمزم ثم ملی ایمانا وحکمة ثم اتیت بدابة دون البغل وفوق الحمار ابیض یقال له البراق یضع خطوه عند اقصی طرفه فحملت علیه فانطلق بی جبرئیل حتی اتی السماء الدنیا فاستفتح قیل من هذا قال جبریل قیل ومن معک قال محمد قیل قد ارسل الیه قال نعم قیل مرحبا به فنعم المجیء جاء ففتح فلما خلصت فاذا فیها آدم فقال هذا ابوک آدم فسلم علیه فسلمت علیه فرد السلام ثم قال مرحبا بالابن الصالح والنبی الصالح ثم صعدبی حتی اتی السماء الثانیة فاستفتح قیل من هذا قال جبرئیل قیل ومن معک قال محمد قیل وقد ارسل الیه قال نعم قیل مرحبا به فنعم المجیء جاء ففتح فلما خلصت اذا یحیی وعیسی وهما ابنا خالة قال هذا یحیی وهذا عیسی فسلم علیهما فسلمت فردا ثم قالا مرحبا

گیا، اور ایک روایت میں ہے پھر زمزم کے پانی سے پیٹ دھویا گیا پھر ایمان وحکمت سے بھر دیا گیا پھر میرے پاس ایک جانور لایا گیا جو خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا سفید رنگ کا تھا جسے براق کہا جاتا ہے (وہ اپنی انتہائی نظر پر اپنا ایک قدم رکھتا ہے) میں اس پر سوار کیا گیا پھر مجھے جبریل لے چلے حتی کہ وہ دنیا کے آسمان پر پہنچے دروازہ کھلوایا کہا گیا کون؟ فرمایا جبریل! کہا گیا تمہارے ساتھ کون ہے؟ فرمایا حضور محمد ﷺ ہیں! کہا گیا کیا انھیں بلایا گیا ہے؟ کہا ہاں! کہا گیا انکی خوش آمدید ہو یہ خوب آئے پھر دروازہ کھول دیا گیا جب میں داخل ہوا تو وہاں آدم تھے کہا یہ تمہارے والد آدم ہیں اِنھیں سلام کرو میں نے اُنھیں سلام کیا انھوں نے جواب دیا پھر فرمایا صالح فرزند اور صالح نبی تم خوب تشریف لائے۔ پھر مجھے جبریل اوپر لے گئے حتی کہ دوسرے آسمان پر پہنچے دروازہ کھلوایا کہا گیا کون؟ بولے میں ہوں جبریل! کہا گیا تمہارے ساتھ کون ہیں؟ کہا حضور محمد ﷺ کہا گیا کیا اِنھیں بلایا گیا ہے؟ کہا ہاں! کہا خوش آمدید، آپ بہت خوب تشریف لائے۔ پھر دروازہ کھول دیا گیا تو جب میں اندر پہنچا تو نا گہاں وہاں حضرت یحییٰ اور عیسی علیہم السلام تھے وہ دونوں خالہ زاد ہیں جبریل نے کہا یہ یحییٰ اور عیسیٰ علیہم السلام ہیں اِنھیں

بالاخ الصالح والنبی الصالح ثم صعد بی الی السماء الثالثة فاستفتح قیل من هذا قال جبرئیل قیل ومن معک قال محمد قیل وقد ارسل الیه قال نعم قیل مرحبا به فنعم المجیٔ جاء ففتح فلما خلصت اذا یوسف قال هذا یوسف فسلم علیه فسلمت علیه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح ثم صعد بی حتی اتی السماء الرابعة فاستفتح قیل من هذا قال جبرئیل قیل ومن معک قال محمد قیل وقد ارسل الیه قال نعم قیل مرحبا به فنعم المجیٔ جاء ففتح فلما خلصت فاذا ادریس فقال هذا ادریس فسلم علیه فسلمت علیه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح ثم صعد بی حتی اتی السماء الخامسة فاستفتح قیل من هذا قال جبرئیل قال ومن معک قال محمد قیل وقد ارسل الیه قال

سلام کرو۔ میں نے سلام کیا ان دونوں نے جواب دیا پھر کہا صالح بھائی وصالح نبی آپ خوب آئے۔ پھر جبریل مجھے تیسرے آسمان کی طرف لے گئے دروازہ کھلوایا کہا گیا کون؟ وہ بولے جبریل ہوں! کہا گیا تمہارے ساتھ کون ہے؟ کہا حضور محمد ﷺ ہیں کہا گیا کیا انھیں بلایا گیا ہے؟ کہاہاں! کہا خوش آمدید تم خوب ہی آئے۔ پھر دروازہ کھول دیا گیا جب میں داخل ہوا تو وہاں حضرت یوسف علیہ السلام تھے جبریل نے کہا یہ یوسف علیہ السلام ہیں انھیں سلام کرو۔ میں نے انھیں سلام کیا انھوں نے جواب دیا پھر کہا صالح بھائی وصالح نبی آپ خوب آئے۔ پھر مجھے اوپر لے گئے حتی کہ چوتھے آسمان پر پہنچے دروازہ کھلوایا کہا گیا کون ہے؟ فرمایا میں جبریل ہوں کہا گیا تمہارے ساتھ کون ہے؟ کہا حضور محمد ﷺ ہیں۔ کہا گیا کیا انھیں بلایا گیا ہے؟ کہاہاں! کہا گیا خوش آمدید آپ کا آنا اچھا ہوا دروازہ کھولا گیا جب ہم اندر داخل ہوئے تو وہاں حضرت ادریس علیہ السلام تھے جبریل نے کہا یہ ادریس علیہ السلام ہیں آپ انھیں سلام کریں میں نے انھیں سلام کیا انھوں نے جواب دیا کہا خوش آمدید اے صالح بھائی وصالح نبی۔ پھر مجھے اوپر چڑھایا گیا حتی کہ پانچویں آسمان پر

نعم قیل مرحبا به فنعم المجیٔ جاء ففتح فلما خلصت فاذا هارون قال هذا هارون فسلم علیه فسلمت علیه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح ثم صعد بی حتی اتی السماء السادسة فاستفتح قیل من هذا قال جبرئیل قال ومن معک قال محمد قیل وقد ارسل الیه قال نعم قیل مرحبا به فنعم المجیٔ جاء ففتح فلما خلصت فاذا موسی قال هذا موسی فسلم علیه فسلمت علیه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح فلما جاوزت بکی قیل له ما یبکیک قال ابکی لان غلاما بعث بعدی یدخل الجنة من امته اکثر ممن یدخلها من امتی ثم صعد بی الی السماء السابعة فاستفتح جبریل قیل من هذا قال جبریل قیل ومن معک قال محمد قیل وقد بعث الیه قال نعم

پہنچے دروازہ کھلوایا، کہا گیا کون ہے؟ کہا میں جبریل ہوں کہا گیا تمہارے ساتھ کون ہے؟ کہا حضور محمد ﷺ ہیں کہا گیا کیا انھیں بلایا گیا ہے؟ کہاہاں بلایا گیا ہے۔ کہا گیا خوش آمدید آپ بہتر تشریف لائے۔ دروازہ کھولا گیا جب میں اندر گیا تو وہاں حضرت ہارون علیہ السلام تھے جبریل نے کہا یہ ہارون علیہ السلام ہیں انھیں سلام کیجئے۔ میں نے انھیں سلام کیا انھوں نے جواب دیا پھر کہا خوش آمدید اے صالح بھائی اے صالح نبی پھر مجھے اوپر لے گئے حتی کہ چھٹے آسمان پر پہنچے دروازہ کھلوایا کہا گیا کون ہے؟ کہا میں جبریل ہوں! کہا گیا تمہارے ساتھ کون ہے؟ کہا حضور محمد ﷺ ہیں۔ کہا گیا کیا انھیں بلایا گیا ہے؟ کہاہاں! کہا گیا خوش آمدید آپ بہتر تشریف لائے۔ دروازہ کھولا گیا میں جب اندر پہنچا تو وہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام تھے۔ جبریل نے کہا یہ موسی علیہ السلام ہیں انھیں سلام کیجیے میں نے انھیں سلام کیا انھوں نے جواب دیا پھر کہا خوش آمدید اے صالح بھائی وصالح نبی، جب وہاں سے آگے بڑھے تو رونے لگے ان سے کہا گیا کہ آپ کیوں رو رہے ہیں؟ فرمایا اس لیے کہ ایک فرزند میرے بعد نبی بنائے گئے ان کی امت میری امت سے زیادہ جنت میں جائے گی! پھر مجھے ساتویں آسمان کی طرف اٹھایا گیا جبریل

قيل مرحبا به فنعم المجئ جاء فلما
خلصت فاذا ابراهيم قال هذا
ابوک ابراهيم فسلم عليه فسلمت
عليه فرد السلام ثم قال مرحبا
بالابن الصالح والنبی الصالح ثم
رفعت الى سدرة المنتهى فاذا نبقها
مثل قلال هجر واذا ورقها مثل آذان
الفيلة قال هذا سدرة المنتهى
فاذااربعة انهار نهران باطنان
ونهران ظاهران قلت ما هذان
ياجبريل اما الباطنان فنهران فی
الجنة واما الظاهران فالنيل
والفرات ثم رفع لی البيت
المعمور ثم اتيت باناء من خمر
واناء من لبن واناء من عسل
فاخذت اللبن فقال هی الفطرة انت
عليها وامتک ثم فرضت علی
الصلوات خمسين صلوات کل يوم
فرجعت فمررت علی وموسی فقال
بما امرت قلت امرت بخمسين

نے دروازہ کھلوایا کہا گیا کون ہے؟ کہا میں جبریل
ہوں! کہا گیا تمہارے ساتھ کون ہے؟ کہا حضور
محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں! کہا گیا کیا اِنھیں بلایا گیا ہے؟ کہا
ہاں! تو کہا گیا خوش آمدید، آپ بہت خوب
تشریف لائے! پھر جب میں وہاں داخل ہوا
تو حضرت ابراہیم علیہ السلام وہاں تھے۔ جبریل
نے کہا یہ آپ کے والد ابراہیم علیہ السلام ہیں آپ
اِنھیں سلام کریں میں نے اُنھیں سلام کیا اُنھوں
نے جواب دیا پھر کہا خوب آئے اے صالح فرزند
وصالح نبی۔ پھر میں سدرۃ المنتہی تک اٹھایا گیا تو
اس کے بیر ہجر (یمن کا ایک شہر جہاں کے مٹکے
بہت بڑے ہوتے ہیں) کے مٹکوں کی طرح تھے
اور اس کے پتے ہاتھی کے کانوں کی طرح۔
جبریل نے کہا یہ سدرۃ المنتہی ہے۔ وہاں چار
نہریں تھیں، دو نہریں تو خفیہ تھیں اور دو نہریں
ظاہر۔ میں نے کہا اے جبریل! یہ کیا ہے؟ عرض
کیا کہ خفیہ نہریں (جو جنت کی دو نہریں ہیں)
لیکن ظاہری دو نہریں نیل اور فرات ہیں۔ پھر
میرے سامنے بیت المعمور لایا گیا پھر میرے پاس
ایک برتن شراب کا اور ایک برتن دودھ کا اور ایک
برتن شہد کا لایا گیا میں نے دودھ قبول کیا تو جبریل
نے کہا یہ وہ فطرت ہے جس پر آپ اور آپ کی

صلوات کل يوم قال ان امتک لا
تستطيع بخمسين صلوٰة کل يوم
وانی والله قد جربت الناس قبلک
وعالجت بنی اسرائيل اشد
المعالجة فارجع الی ربک فسله
التخفيف لامتک فرجعت فوضع
عنی عشرا فرجعت الی موسی فقال
فرجعت فوضع عنی عشرا فرجعت
الی موسی فقال مثله فرجعت فوضع
عنی عشرا فرجعت الی موسی فقال
مثله فرجعت فوضع عنی عشرا
فامرت بعشر صلوات کل يوم
فرجعت الی موسی فقال بما مثله
فرجعت فامرت بخمس بخمسين
صلوات کل يوم فرجعت الی موسی
فقال امرت قلت امرت بخمس
صلوات کل يوم قال ان امتک لا
تستطيع خمس صلوات کل يوم
وانی قد جربت الناس قبلک
وعالجت بنی اسرائيل واشد

امت کے لوگ ہیں۔ پھر مجھ پر ہر دن میں پچاس
نمازیں فرض کی گئیں۔ پھر میں واپس ہوا تو موسی
علیہ السلام کے پاس سے گزرا، انھوں نے کہا آپ
کو کیا حکم دیا گیا؟ میں نے کہا ہر دن میں پچاس
نمازوں کا! انھوں نے کہا کہ آپ کی امت ہر روز
پچاس نمازوں کی طاقت نہیں رکھے گی اللہ کی قسم
میں نے آپ سے پہلے لوگوں کی آزمائش کی اور بنی
اسرائیل کو تو خوب آزمایا لہٰذا آپ اپنے رب کی
طرف لوٹئے اور اس سے اپنی امت کے لیے آسانی
مانگیے چنانچہ میں واپس ہوا تو اس نے مجھ سے دس
نمازیں کم کردیں پھر میں جناب موسی کی طرف لوٹا
تو انھوں نے پھر وہی کہا تو میں پھر رب کی طرف لوٹا
اس نے مجھ سے دس معاف فرمادیں۔ میں پھر
جناب موسی کی طرف لوٹا انھوں نے پھر
وہی کہا میں پھر لوٹا اس نے مجھ سے دس اور معاف
فرمادیں میں پھر جناب موسی کی طرف لوٹا انھوں
نے پھر وہی کہا میں پھر لوٹا رب نے مجھ سے دس اور
معاف کردیں۔ پھر میں جناب موسی کی طرف لوٹا
انھوں نے پھر وہی کہا میں پھر لوٹا تو مجھے ہر دن پانچ
نمازوں کا حکم دیا گیا۔ میں پھر جناب موسی کی طرف
لوٹا انھوں نے کہا کہ آپ کو کیا حکم دیا گیا ہے میں
نے کہا ہر دن پانچ نمازیں انھوں نے کہا! آپ کی
امت ہر دن پانچ نمازوں کی طاقت نہیں رکھتی میں

المعالجة فارجع الى ربك فسله
التخفيف لامتك قال سالت ربي
حتى استحييت ولكني ارضى
واسلم قال فلما جاوزت نادى مناد
امضيت فريضتي وخففت عن
عبادي متفق عليه.

نے آپ سے پہلے لوگوں کی آزمائش کر لی ہے اور
بنی اسرائیل کو تو میں نے اچھی طرح آزمالیا ہے۔ کہا
کہ آپ پھر اپنے رب کی طرف لوٹیے آپ اُس
سے اپنی امت کے لیے کمی کا سوال کریں۔ حضور
نے کہا کہ میں نے اپنے رب سے اتنے سوال
کر لیے کہ اب شرم کرتا ہوں اور میں اس حکم پر راضی
ہوں اور اسے تسلیم کرتا ہوں۔ فرمایا کہ پھر میں جب
آگے بڑھا تو پکارنے والے نے پکارا کہ میں نے
اپنا فریضہ جاری کردیا اور اپنے بندوں سے تخفیف
کردی (مسلم بخاری)

(٢)وعن ثابت البناني عن انس ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
اتيت بالبراق وهو دابة ابيض طويل
فوق الحمار و دون البغل يقع حافره
عند منتهى طرفه فركبته حتى اتيت
بيت المقدس فربطته بالحلقة التي
تربط بها الانبياء قال ثم دخلت
المسجد فصليت فيه ركعتين ثم
خرجت فجاء ني جبرئيل باناء من
خمر واناء من لبن فاخترت اللبن
فقال جبرئيل اخترت الفطرة ثم

روایت ہے حضرت ثابت بنانی سے وہ حضرت
انس سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
کہ میرے پاس براق لایا گیا وہ سفید دراز جانور
ہے گدھے سے اونچا خچر سے نیچا اپنا ٹاپ اپنی
نگاہ کی حد پر رکھتا ہے میں اس پر سوار ہو گیا حتی
کہ میں بیت المقدس آیا تو میں نے اسے اس
کڑے سے باندھا جس سے حضرات انبیائے
کرام علیہم السلام باندھا کرتے تھے فرمایا پھر میں
مسجد میں داخل ہوا تو اس میں دو رکعتیں پڑھیں
پھر میں نکلا تو میرے پاس جبریل ایک برتن شراب
کا اور ایک برتن دودھ کا لائے تو میں نے دودھ
اختیار کیا تو جبریل بولے کہ آپ نے فطرت کو

عرج بنا الى السماء وساق مثل
معناه قال فاذا انا بآدم فرحب بي
ودعا لي بخير وقال في السماء
الثالثة فاذا انا بيوسف اذا هو قد
اعطي شطر الحسن فرحب بي
ودعا لي بخير ولم يذكر بكاء
موسى وقال في السماء السابعة فاذا
انا بابراهيم مسنداً ظهره الى البيت
المعمور واذا هو يدخله كل يوم
سبعون الف ملك لا يعودون اليه
ثم ذهب بي الى السدرة المنتهى
فاذا ورقها كآذان الفيلة واذا ثمرها
كالقلال فلما غشيها من امر الله ما
غشي تغيرت فما احد من خلق الله
يستطيع ان ينعتها من حسنها
واوحى الي ما اوحى ففرض علي
خمسين صلوةً في كل يوم وليلة
فنزلت الى موسى فقال ما فرض
ربك على امتك قلت
خمسين صلوةً في كل يوم و ليلة
فقال ارجع الى ربك فسله

اختیار کیا پھر ہم کو آسمان کی طرف چڑھایا گیا اور
پچھلی حدیث کے معنی بیان کیے۔ پھر فرمایا کہ ہم
حضرت آدم کے پاس تھے انھوں نے مجھے مرحبا
کہی اور مجھے دعائے خیر دی۔ فرمایا پھر تیسرے
آسمان میں پہنچے تو میں حضرت یوسف کے پاس تھا
جنھیں آدھا حسن دیا گیا ہے، انھوں نے مجھے مرحبا
کہی اور میرے لیے دعائے خیر کی اور جناب موسی
کا رونا ذکر نہیں کیا اور فرمایا کہ ساتویں آسمان پر
پہنچے تو ہم جناب ابراہیم کے پاس تھے جو بیت
المعمور سے اپنی پیٹھ لگائے تھے اس میں ہر دن ستر
ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں جو پھر کبھی وہاں لوٹ
کر نہیں آتے پھر مجھے سدرۃ المنتہی کے پاس لے
گئے تو اس کے پتے ہاتھی کے کانوں کی طرح تھے
اور اس کے پھل مٹکوں کی طرح۔ تو جب اس پر
اللہ کے حکم سے نورانیت چھا گئی تو سدرۃ ایک دم
بدل گیا اللہ کی مخلوق میں کوئی نہیں جو اس کی خوشنمائی
بیان کر سکے۔ رب نے میری طرف جو وحی کی وہ وحی
کی، پھر مجھ پر پچاس نمازیں ہر دن ورات میں فرض
فرمائیں پھر میں موسی علیہ السلام تک اتر کر پہنچا تو
انھوں نے فرمایا کہ آپ کے رب نے آپ کی امت
پر کیا فرض کیا؟ میں نے کہا کہ ہر دن ورات میں

التخفيف فان امتک لا تطيق
ذالک فانی بلوت بنی اسرائيل
وخبرتهم قال فرجعت الى ربى
فقلت يا رب خفف على امتى فحط
عنى خمسا فرجعت الى موسى
فقلت حط عنى خمسا قال ان
امتک لا تطيق ذالک فارجع الى
ربک فسله التخفيف قال فلم ازل
ارجع بين ربى وبين موسى حتى قال
يا محمد انهن خمس صلوات كل
يوم وليلة لكل صلوٰة عشر فذا
لک خمسون صلوٰة من هم
بحسنة فلم يعملها كتبت له حسنة
فان عملها كتبت له عشر ومن هم
بسيئة فلم يعملها لم اكتب له شيئا
فان عملها كتبت له سيئة واحدة
قال فنزلت الى موسى فاخبرته فقال
ارجع الى ربک فسله التخفيف
فقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم فقلت قد رجعت الى ربى

پچاس نمازیں! انھوں نے کہا اپنے رب کی طرف
لوٹیے اسے ہلکا کرنے کی درخواست کیجیے کیوں کہ
آپ کی امت یہ طاقت نہیں رکھتی۔ میں تو بنی
اسرائیل کو آزما چکا ہوں اور ان پر تجربہ کر چکا ہوں۔
فرمایا پھر میں اپنے رب کی طرف لوٹا میں نے عرض
کیا یا رب میری امت پر تخفیف فرما۔ تو اس نے پانچ
نمازیں کم کر دیں۔ پھر میں جناب موسی کی طرف لوٹا
میں نے کہا کہ پانچ کم کر دی گئیں۔ انھوں نے کہا
کہ آپ کی امت اس کی بھی طاقت نہیں رکھتی آپ
اپنے رب کی طرف واپس جائیں اس سے کمی کا
سوال کریں۔ فرماتے ہیں کہ میں اپنے رب اور
حضرت موسی کے درمیان دورہ کرتا رہا حتی کہ میرے
رب نے فرمایا! اے محمد (ﷺ) یہ ہر دن ورات کی
پانچ نمازیں ہیں ہر نماز کا دس گونا ثواب تو یہ پچاس
نمازیں ہی ہوئیں جو کوئی کسی نیکی کا ارادہ کرے اور
وہ نیکی نہ کرے، تو اس کے لیے ایک نیکی لکھ دی
جائے گی پھر اگر وہ اسے کر بھی لے تو اس کے لیے
دس لکھ دوں گا۔ اور جو گناہ کا ارادہ کرے لیکن وہ گناہ
نہ کرے تو اس کے لیے کچھ نہیں لکھوں گا۔ پھر اگر وہ
کرلے تو اس کے لیے ایک ہی گناہ لکھا جائے گا۔
فرماتے ہیں کہ پھر میں موسی علیہ السلام کی طرف اترا
میں نے انھیں یہ خبر دی تو انھوں نے کہا کہ اپنے

حتى استحييت منه..
(رواه مسلم ج ا ص ۹۱)

(۳) وعن ابن شهاب عن انس قال
كان ابو ذر يحدث ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال فرج عنى
سقف بيتى وانا بمكة فنزل جبرئيل
ففرج صدرى ثم غسله بماء زمزم
ثم جاء بطست من ذهب ممتلى
حكمة وايمانا فافرغه فى صدرى ثم
اطبقه ثم اخذ بيدى ففرج بى الى
السماء فلما جئت الى السماء
الدنيا قال جبرئيل لخازن السماء
افتح قال من هذا قال هذا جبرئيل
قال هل معک احد قال نعم معى
محمد صلى الله عليه وسلم فقال
ارسل اليه قال نعم فلما فتح علونا
السماء الدنيا اذا رجل قاعد على
يمينه اسودة وعلى يساره اسودةٌ اذا
نظر قبل يمينه ضحک واذا نظر

رب کی طرف واپس ہو جائیے اور اس سے کمی کا
سوال کیجیے۔ تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں
نے کہا کہ میں اپنے رب کی طرف اتنا لوٹ چکا ہوں
کہ اب میں اس سے شرم کرتا ہوں (مسلم)

روایت ہے ابن شہاب سے وہ حضرت انس سے
راوی، فرمایا کہ جناب ابوذر خبر دیتے ہیں کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے گھر کی چھت کھولی گئی
جب کہ میں مکہ میں تھا، پھر جناب جبریل اترے
انھوں نے میرا سینہ کھولا پھر اسے آب زمزم سے
دھویا۔ پھر حکمت اور ایمان سے بھرا ہوا سونے کا
ایک طشت لائے، اسے میرے سینے میں لوٹا اور سی
دیا۔ پھر میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے آسمان کی طرف لے
گئے، جب میں دنیاوی آسمان پر پہنچا تو جبریل نے
آسمان کے خزانچی سے کہا دروازہ کھولو! اس نے کہا
کون؟ انھوں نے کہا جبریل! پوچھا کیا تمہارے
ساتھ کوئی ہے؟ کہا ہاں میرے ساتھ محمد ﷺ ہیں!
اس نے کہا کیا انھیں بلایا گیا ہے؟ کہا ہاں! جب
کھولا تو ہم دنیا کے آسمان پر چڑھ گئے۔ وہاں ایک
صاحب بیٹھے تھے جن کے دائیں کچھ جماعتیں
تھیں اور بائیں کچھ جماعتیں تھیں۔ جب اپنے
داہنے دیکھتے تو ہنستے تھے اور جب اپنے بائیں

قیل شماله بکی فقال مرجبا بالنبی
الصالح والابن الصالح قلت
لجبرئیل من هذا قال هذا آدم وهذه
الاسودة عن یمینه وعن شماله نسم
بنیه فاهل الیمین منهم اهل الجنة
والاسودة التی عن شماله اهل النار
فاذا نظر عن یمینه ضحک واذا نظر
قیل شماله بکی حتی عرج بی الی
السماء الثانیة فقال لخازنها افتح
فقال له خازنها مثل ماقال الاول قال
انس فذکر انه وجد فی السموٰت
آدم وادریس وموسی وعیسی
وابراهیم ولم یثبت کیف منازلهم
غیر انه ذکر انه وجد آدم فی السماء
الدنیا وابراهیم فی السماء السادسة
قال ابن شهاب فاخبرنی ابن حزم ان
ابن عباس وابا حیة الانصاری کانا
یقولان قال النبی صلی الله علیه
وسلم ثم عرج بی حتی ظهرت
لمستوی اسمع فیه صریف الاقلام
وقال ابن حزم وانس قال النبی صلی

دیکھتے تو روتے تھے۔ انھوں نے کہا نبی صالح و
فرزند صالح خوب آئے میں نے جبریل سے کہا
کہ یہ کون ہیں انھوں نے کہا یہ آدم علیہ السلام ہیں
اور یہ جماعتیں جوان کے داہنے اور بائیں ہیں وہ
انکی اولاد کی روحیں ہیں۔ ان میں داہنے والے جنتی
ہیں اور وہ جماعتیں جوان کے بائیں طرف ہیں وہ
دوزخی لوگ ہیں۔ جب وہ اپنے داہنے دیکھتے ہیں تو
ہنستے ہیں اور جب اپنے بائیں دیکھتے ہیں تو روتے
ہیں۔ حتی کہ مجھے دوسرے آسمان تک لے گئے پھر
اس کے خزانچی سے کہا دروازہ کھولو! ان سے خزانچی
نے اسی طرح کہا جو پہلے والے نے کہا تھا، انس
کہتے ہیں کہ حضور نے ذکر کیا کہ آپ نے آسمانوں
میں حضرت آدم، حضرت ادریس، حضرت
موسی، حضرت عیسی، حضرت ابراہیم علیہم السلام کو
پایا۔ یاد نہ رہا کہ ان کے مقامات کیسے تھے بجز اس
کے کہ انھوں نے یہ ذکر کیا کہ پہلے آسمان میں آدم
علیہ السلام کو اور چھٹے آسمان میں ابراہیم علیہ السلام کو
پایا۔ ابن شہاب نے کہا کہ مجھے ابن حزم نے خبر دی
کہ حضرت ابن عباس اور ابو حبہ انصاری کہا کرتے
تھے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اوپر اٹھایا گیا حتی
کہ میں ایک میدان میں پہنچا جس میں قلموں کے
چلنے کی آوازیں سنتا تھا۔ اور ابن حزم اور انس نے

الله علیه وسلم ففرض الله علی
امتی خمسین صلوٰة فرجعت
بذالک حتی مررت علی موسی
فقال مافرض الله لک علی امتک
قلت فرض خمسین صلوة قال
فارجع الی ربک فان امتک لاتطیق
فراجعنی فوضع شطرها فرجعت الی
موسی فقلت وضع شطرها فقال
راجع ربک فان امتک لاتطیق
ذالک فرجعت فراجعت فوضع
شطرها فرجعت الیه فقال ارجع الی
ربک فان امتک لاتطیق ذالک
فراجعته فقال هی خمس وهی
خمسون لایبدل القول لدی
فرجعت الی موسی فقال ارجع
ربک فقلت استحییت من ربی ثم
انطلق بی حتی انتهی بی الی سدرة
المنتهی وغشیها الوان لا ادری
ماهی ثم ادخلت الجنة فاذا فیها
جنابذ اللؤلؤ

فرمایا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے میری
امت پر پچاس نمازیں فرض کیں تو میں یہ لے کر
واپس ہوا حتی کہ موسی علیہ السلام کے پاس گزرا تو
انھوں نے کہا کہ اللہ تعالی نے آپ کے ذریعہ آپ
کی امت پر کیا فرض کیا؟ میں نے کہا پچاس نمازیں
فرض کیں! انھوں نے کہا اپنے رب کی طرف لوٹ
جایئے کیوں کہ آپ کی امت یہ طاقت نہیں رکھتی۔
انھوں نے مجھے واپس کر دیا رب نے آدھی نمازیں
معاف کر دیں میں پھر حضرت موسی کی طرف لوٹا تو
میں نے کہا کہ اس نے آدھی معاف فرمادیں انھوں
نے کہا آپ اپنے رب کی طرف واپس جایئے
کیوں کہ آپ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھتی پھر
میں واپس ہوا رب نے اس کی آدھی اور معاف
فرمادیں میں پھر حضرت موسی کی طرف لوٹا انھوں
نے کہا کہ رب کی طرف لوٹ جایئے کیوں کہ آپ
کی امت یہ طاقت نہیں رکھتی پھر میں واپس گیا تو
رب نے فرمایا کہ یہ پانچ نمازیں ہیں جو حقیقت
میں پچاس ہیں ہمارے یہاں فیصلہ میں تبدیلی نہیں
کی جاتی۔ میں پھر حضرت موسی کی طرف لوٹا انھوں
نے کہا کہ اپنے رب کی طرف واپس جایئے میں
نے کہا کہ میں اپنے رب سے شرم کرتا ہوں پھر مجھے

واذا ترابها المسک متق علیه .

(مسلم وبخاری ج ا ص ۹۲، ص ۹۳)

لے گئے حتی کہ میں سدرۃ المنتہی تک پہنچا اور اس پر مختلف رنگ چھا گئے میں نہیں جانتا تھا کہ وہ کیا تھے پھر جنت میں داخل کیا گیا تو اس میں موتی کی عمارتیں تھیں اور اس کی مٹی مشک کی تھی۔

(مسلم وبخاری)

(۴) وعن عبدالله قال لما اسری برسول الله صلی الله علیه وسلم انتهی به الی سدرة المنتهی وهی فی السماء السادسة الیها ینتهی مایعرج به من الارض فیقبض منها والیها ینتهی مایهبط به من فوقها فیقبض منها قال اذا یغشی السدرة ما یغشی قال فراش من ذهب قال فاعطی رسول الله صلی الله علیه وسلم ثلثا اعطی الصلوات الخمس واعطی خواتیم سورة البقرة وغفر لمن لایشرک بالله من امته شیئا المقحمات رواه مسلم .

روایت ہے حضرت عبداللہ سے فرمایا جب رسول اللہ ﷺ کو معراج کرائی گئی تو آپ کو سدرۃ المنتہی لے جایا گیا، یہ چھٹے آسمان میں ہے جو چیزیں زمین سے اوپر اٹھائی جاتی ہیں وہ وہیں تک پہنچتی ہیں۔ پھر وہاں سے لے لی جاتی ہیں اور جو چیزیں اوپر سے اتاری جاتی ہیں وہ وہیں تک پہنچتی ہیں پھر وہاں سے لے لی جاتی ہیں۔ فرمایا کہ اچانک سدرہ پر کوئی چیز چھا گئی، اور جو چیز چھا گئی تھی وہ سونے کے پتنگے تھے۔ فرمایا کہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تین چیزیں دی گئیں۔ آپ کو پانچ نمازیں دی گئیں اور سورۂ بقرہ کی آخری آیات دی گئیں اور آپ کی امت میں سے جو لوگ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں ان کے گناہ بخشے دیے گئے (مسلم)

(۵) وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لقد رأیتنی

روایت ہے حضرت ابو ہریرہ سے فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ میں نے اپنے کو حطیم

فی الحجر وقریش تسألنی عن مسرای فسألتنی عن اشیاء من بیت المقدس لم اثبتها فکربت کربا ما کربت مثله فرفعه الله لی انظر الیه ما یسألونی عن شیئ الا نبأتهم وقد رئیتنی فی جماعة من الانبیاء فاذا موسی قائم یصلی فاذا رجل ضرب جعد کانه من رجال شنؤة واذا عیسی قائم یصلی اقرب الناس به شبها عروة بن مسعود الثقفی فاذا ابراهیم قائم یصلی اشبه الناس به صاحبکم یعنی نفسه فحانت الصلوٰة فامتهم فلما فرغت من الصلوٰة قال لی قائل یا محمد هذا مالک خازن النار فسلم علیه فالتفت الیه فبدانی بالسلام (رواه مسلم)

میں دیکھا قریش مجھ سے میرے سفر معراج کے متعلق سوالات کر رہے تھے تو انھوں نے مجھ سے بیت المقدس کی ایسی چیزوں کے متعلق سوالات کیے جو مجھے یاد نہ تھیں تو میں اتنا غمگین ہوا جتنا کبھی نہ ہوا تھا تو اللہ نے میرے سامنے اسے کر دیا میں اسے دیکھ رہا تھا وہ کسی چیز کے متعلق مجھ سے نہ پوچھتے تھے مگر میں انھیں بتا دیتا تھا اور میں نے اپنے کو نبیوں کی جماعت میں دیکھا تو موسی علیہ السلام کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے وہ درمیانہ قد گھونگریالے بال والے ہیں گویا وہ شنوہ (یمن کا مشہور قبیلہ ہے وہ لوگ بڑے خوبصورت ہوتے ہیں) کے لوگوں میں سے ہیں اور عیسی علیہ السلام کھڑے نماز پڑھ رہے تھے ان سے قریبا ہم شکل عروہ بن مسعود ثقفی ہیں اور ابراہیم علیہ السلام کھڑے نماز پڑھ رہے تھے سب میں زیادہ ان کے مشابہ تمہارے صاحب یعنی میں ہوں پھر نماز کا وقت ہو گیا تو میں نے ان کی امامت کی پھر جب نماز سے میں فارغ ہو گیا تو مجھ سے کسی کہنے والے نے کہا اے محمد (ﷺ) یہ آگ کے خزانچی (مالک) ہیں انھیں سلام کیجیے میں نے ان کی طرف توجہ کی تو انھوں نے مجھے سلام کرنے میں ابتدا کی (مسلم)

(٦) عن جابر انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لما كذبنى قريش قمت فى الحجر فجلى الله لى بيت المقدس فطفقت اخبرهم عن آياته وانا انظر اليه متفق عليه.

روایت ہے حضرت جابر سے انھوں نے رسول اللہ صلی علیہ وسلم کوفرماتے سنا کہ جب قریش نے مجھے جھٹلایا تو میں حطیم میں کھڑا ہو گیا اللہ نے مجھ پر بیت المقدس ظاہر فرمادیا تو میں انھیں وہاں کی خبر دینے لگا حالاں کہ میں اسے دیکھ رہا تھا (مسلم، بخاری)

رَضا اِسُلامِکُ مِشَنُ

مدنپورہ۔ بنارس کے

☆ مسلک اہلسنت کے مطابق اسلامی افکار ونظریات کی تبلیغ کرنا۔

☆ علمائے اہلسنت بالخصوص اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہٗ کے دینی واصلاحی اور عملی کتب ورسائل کی اشاعت کرنا۔

☆ معاشرے میں پھیلی ہوئی فکری بے راہ روی اور بدعملی کے خلاف جدوجہد کرنا۔

☆ مسلم معاشرے میں عملی ناہمواری اور جہالت کی تاریکی کے خاتمہ کیلئے بھرپور کوشش کرنا۔

☆ مسلمانوں کے قلوب واذہان میں عشق مصطفیٰ ﷺ اور عقیدت اولیاء اللہ رضی اللہ عنہم کی جوت جگا کر ایک روحانی انقلاب پیدا کرنا۔

☆ مادیت، الحاد اور عقائد فاسدہ کے مضر اثرات سے مسلم قوم کو متنبہ کرنا، نماز روزوں اور حج وزکوٰۃ کی فرضیت واہمیت کو اُجاگر کر کے دینی بیداری لانا۔

☆ ہر اٹھتے ہوئے سوالوں کا امام احمد رضا کی تحقیقات کی روشنی میں جواب دینا۔

☆ دینیات اور دیگر علوم وفنون کے ذخیرۂ کتب پر مشتمل ایک لائبریری کا قیام۔